

97750- عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تحدید رویت ہلال پر مبنی ہے

سوال

عیدوں کے متعلق میرا ایک سوال ہے کہ :

مجھے علم ہے کہ عید الفطر رمضان المبارک کے بعد ہوتی ہے، اور اس دن کے متعلق مسلمانوں کے مابین ہمیشہ اختلاف رہتا ہے (بعض لوگ انیس روزوں کے بعد عید الفطر مناتے ہیں، اور بعض لوگ تیس کے بعد)

لیکن عید الاضحیٰ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ آیا یہ اس دن منائی جائیگی جب مکہ میں حجاج کرام منائیں، یا کہ اس میں بھی علاقوں کے اعتبار سے اختلاف ممکن ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

یکم رمضان اور عید الفطر کے دن کی تحدید میں مسلمانوں کا اختلاف فقہاء کرام کے اس مشہور مسئلہ میں اختلاف پر مبنی ہے جس میں فقہاء کا کہنا ہے کہ :

آیا کسی ایک ملک اور علاقے میں رویت ہلال کی بنا پر باقی سب پر بھی یہ رویت لازم آتی ہے، یا کہ ہر علاقے اور ملک کی رویت علیحدہ ہے؟

اور عید الاضحیٰ کی تحدید پر بھی یہی منطبق ہوتا ہے۔

اور یہ اجتہادی مسائل میں شامل ہوتا ہے، ہر گروہ کے علماء نے دلائل سے استدلال کیا ہے، اور بعض اوقات تو دونوں فریق ایک ہی نص سے استدلال کرتے ہیں۔

اس کی تفصیل سوال نمبر (1248) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور یہ قول : کہ اگر ایک علاقے میں چاند نظر آ گیا تو باقی سب علاقوں پر بھی یہ لازم ہوگا، جمہور علماء کرام کا مسلک یہی ہے، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ ابن باز (77/15)۔

اور مطلع کے مختلف ہونے کا قول شافعیہ کے ہاں صحیح ترین ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور معاصر علماء میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور ان کا فتویٰ سوال

نمبر (40720) کے جواب میں نقل کیا جا چکا ہے۔

دوم :

اس اختلاف کی بنا پر ہی بغیر کسی فرق کے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں مسلمانوں کا اختلاف رہتا ہے، چاند کا مطلع مختلف ہونے کی بنا پر اسلامی ماہ شروع اور ختم ہونے پر عمل کرنے میں

علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

مجھے تو یہی لگتا ہے کہ مطلع کا مختلف ہونا کوئی اثر نہیں رکھتا، روزہ رکھنے اور عید منانے کے متعلق تو روایت ہلال پر عمل کرنا ضروری ہے، اس لیے جب شرعی طریقہ پر کسی بھی علاقے میں روایت ہلال ثابت ہو جائے تو اس پر عمل کرنا چاہیے.....

پھر شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور جب ہم یہ کہیں کہ : حکم میں مطلع کا اختلاف معتبر ہے، یا اس کے اختلاف کو معتبر نہ کہیں، تو ظاہر یہی ہے کہ رمضان اور عید الاضحیٰ میں حکم ایک ہی ہے، اور جتنا مجھے شرعی علم ہے اسکے مطابق تو اس میں کوئی فرق نہیں "انتہی".

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ ابن باز (79/15).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے جس فتویٰ کا ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں وہ کہتے ہیں : مطلع جات کے اختلاف پر عید الاضحیٰ میں بھی اسی طرح عمل کیا جائیگا جس طرح رمضان کے شروع اور ختم ہونے کے متعلق عمل کیا جاتا ہے.

تو اس بنا پر اس میں کوئی اشکال نہیں رہتا کہ ایک ملک میں عید الاضحیٰ جمعہ کے روز ہو، اور دوسرے ملک میں ہفتہ کے روز، اسی طرح روایت کے اختلاف اور متعدد ہونے کی بنا پر.

اور رمضان، اور یوم عرفہ، اور عاشوراء کے روزے کے متعلق بھی اسی طرح ہے، اس لیے کہ یہ مسائل روایت ہلال، اور ماہ شروع ہونے یا نہ شروع ہونے پر مشتمل ہے.

واللہ اعلم.